دین کو بھی نقصان ہوگا۔ دین کو سیاست کے وقتی اور ہنگامی شورشوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ دینی سیاست اور ہے اور یہ جو کچھ دین کا نام لے کر کیا جا رہا ہے وہ اور ہے۔ "الرحیم" نے بڑے پتے کی بات کہی ہے، لیکن کیا اس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ اپنی اس دعوت کو عام کرے۔

محمد امین کھوسو۔ عزیز آباد انڑواہ
ضلع جیکب آباد

مکرمی ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ دسمبر ۶۳ء سے ماہنامہ "الرحیم" کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ مضامین کے لحاظ سے مجھے بہت پسند آیا ہر ماہ خرید تا ہوں ماہنامہ "الرحیم" بابت ماہ مارچ میں حافظ عباد اللہ صاحب کا ایک مضمون "نبوت" زیر نظر آیا۔ اس مضمون سے ذرا ذرا بو آتی ہے۔ کیونکہ ہمارے بعض بزرگوں نے ایسی روایاتیں چھوڑی ہیں جن سے منکرین ختم نبوت سہارا لے رہے ہیں۔ آخر کار حافظ صاحب نے یہ کہہ کر جان چھڑالی کہ ابن عربی مقام نبوت کو صحیح طرح معلوم نہ کر سکے۔ ظاہر بات ہے کہ ولایت کے متعلق تو خود بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبوۃ بعدی الا المبشرات قیل وما المبشرات یا رسول؟ قال الرؤیا الحسنۃ او قال الرؤیا الصالحۃ۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔ صرف بشارت دینے والی باتیں ہیں عرض کیا۔ وہ بشارت دینے والی باتیں کیا ہیں۔ یا رسول اللہ! فرمایا اچھا خواب یا فرمایا صالح خواب۔

(مسند امام احمد بروایت ابو الطفیل۔ نسائی ابوداؤد۔ بحوالہ رسالہ "ختم نبوت")

یہ مقام ولایت کا ہے۔ یعنی وحی کا اب کوئی امکان نہیں اور وحی کے بجائے بشارتیں ہیں یا خواب۔ اور بشارت نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔ اگر کسی ولی یا مجدد کو کوئی اشارہ ملے گا تو اچھے خواب کے ذریعہ مل جائیگا۔ امید ہے کہ حافظ صاحب دوبارہ نبوت پر مدلل